سوال : 2 کیا اذانِ فجر میں الصّلاۃ خیر من النّوم کے الفاظ عہدِ نبوی میں موجود تھے ؟

1 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، بیان کرتے ہیں :

من السّنّۃ اذا قال المؤذّن فی أذان الفجر حیّ علی الفلاح ، قال : الصّلاۃ خیر من النّوم ۔

''یہ سنتِ نبوی سے ثابت ہے کہ جب مؤذّن اذانِ فجر میں حیّ علی الفلاح کے الفاظ کہے تو الصّلاۃ خیر من النّوم کے الفاظ کہے ۔''

(سنن الدارقطنی : ١/٢٤٣، ح : ٩٣٣، السنن الکبری للبیہقی : ١/٤٢٣، وسندہ، صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ابنِ خزیمہ رحمہ اللہ (٣٨٦)اور امام الضیاء المقدسی رحمہ اللہ (٢٥٩٨)نے ''صحیح'' کہا ہے ، جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے ۔

یاد رہے کہ جب کوئی صحابی کسی حدیث میں من السّنّۃ کے الفاظ کہے تو وہ حدیث بالاتفاق مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے، ثابت ہوا کہ عہدِ نبوی میں الصّلاۃ خیر من النّوم کے الفاظ اذانِ فجر میں کہے جاتے تھے۔

2 یہ الفاظ خود نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے تھے ۔

(سنن ابی داو،د : ٥٠١، سنن النسائی : ٦٣٤، وسندہ، حسن ، والحدیث صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ابنِ خزیمہ رحمہ اللہ (٣٨٥)نے ''صحیح'' کہا ہے ، حافظ حازمی رحمہ اللہ نے اسے امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام نسائی کی شرط پر ''حسن'' قرارد یا ہے ۔(الاعتبار : ٦٩۔٧٠)

اس کا راوی عثمان بن السائب جمحی اور اس کا باپ السائب جمحی دونوں ''حسن الحدیث'' ہیں ، امام ابنِ خزیمہ ، امام ابنِ حبان رحمہ اللہ علیہ نے ان کی توثیق کی ہے ۔

تنبیہ : مؤطا امام مالک میں یوں روایت ہے :

أنّہ بلغہ أنّ المؤذّن جاء الی عمر بن الخطّاب یؤذّنہ لصلاۃ الصّبح ، فوجدہ نائما ، فقال : الصّلاۃ خیر من النّوم ، فأمرہ عمر أن یجعلہ فی نداء الصّبح ۔

''(امام مالک فرماتے ہیں )ان کو یہ بات پہنچی ہے کہ مؤذّن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز کی اطلاع دینے آیا ، اس نے آپ کو سویا ہوا پایا تو کہا، الصّلاۃ خیر من النّوم (نماز نیند سے بہتر ہے) ، اس کو عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دے دیا کہ صبح کی اذان میں یہ کلمات پڑھا کرے ۔''(المؤطا لامام مالک : ١/٧٢)

اس روایت کو بنیاد بنا کر بعض لوگوں نے یہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے کہ ان الفاظ کا اذان میں اضافہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہو ا ہے ، لیکن ان کی بات قطعاً غلط ہے ، کیونکہ اس روایت کی سند ''ضعیف'' ہے ، امام مالک رحمہ اللہ تک یہ بات پہنچانے والا نامعلوم ہے ، شریعت نے ہمیں نامعلوم اور ''مجہول'' لوگوں کی روایات کو قبول کرنے کا مکلف نہیں ٹھہرایا ،بلکہ جن سے اللہ کا دین لیں ، ان کا اپنا دین بھی ہمیں معلوم ہونا ضروری ہے ۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اچھا جانا اور مؤذّن سے کہا :

أقرّھا فی أذانک ۔ ''تو ان الفاظ کو اپنی اذان میں برقرار رکھ۔''(مصنف ابن ابی شیبہ : ١/٢٠٨)

اس کی سند اسماعیل نامی راوی کے ''مجہول'' ہونے کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے ، لٰذا دونوں روایتیں مردود اور ناقابل حجت ہوئیں۔

ثابت ہواکہ اذانِ فجر میں الصّلاۃ خیر من النّوم کے الفاظ سنت سے ثابت ہیں ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذّن سے فرمایا تھا کہ جب وہ فجر کی اذان میں حیّ علی الفلاح پر پہنچے تو الصّلاۃ خیر من النّوم کہے ۔(سنن الدارقطنی : ١/٢٥٠، ح : ٩٣٥، وسندہ، حسنٌ)

یہ الفاظ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے اضافہ کے لیے نہیں ، بلکہ سنت کی پیروی میں کہے تھے ۔
آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ الفاظ اذان میں کہنا ثابت ہیں ۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ : ۱/۲۰۸، وسندہ، صحیحٌ)

الحاصل : الصّلاۃ خیر من النّوم کے الفاظ اذانِ فجر میں عہدِ نبوی سے شامل ہیں ، جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ الفاظ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اذان میں شامل کیے تھے ، ان کی بات بلادلیل ہونے کی وجہ سے باطل ومردود ہے ۔